

کتاب یوئیل اور لاودکیہ کی سیوتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا - نمبر سترہ

Jeff Pippenger

2025-12-23

نمبر سترہ

ہم نے گزشتہ مضمون کا اختتام ابرام اور پولس کی پیشین گوئیوں کے ایک نامکمل جائزے پر کیا تھا، جو سطر بہ سطر 430 برس کی ایک مدت تشکیل دیتی ہیں، جو 30 برس اور پھر 400 برس پر مشتمل ہے۔ میرا خیال ہے کہ علم الہیات کی دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو 30 برس کو 400 برس کے بعد آنے والی مدت سمجھتے ہوں، لیکن عمومی طور پر تیس برسوں کو اس مدت کے آغاز میں رکھا جاتا ہے۔ تو کیا ترتیب 400 کے بعد 30 ہے، یا 30 کے بعد 400؟ یہ 30 کے بعد 400 ہی ہے، کیونکہ بہت سی گواہیاں تیس برس کی ایک مدت کے قیام پر دلالت کرتی ہیں، جو ایک دوسری نبوی مدت سے مربوط ہے اور جس کے بعد وہ دوسری مدت آتی ہے۔

پیدائش 41:46 کے مطابق، یوسف جب فرعون کی خدمت شروع کرنے لگا تو وہ تیس برس کا تھا۔ پھر فراوانی کے سات سال شروع ہوئے، جن کے بعد قحط کے سات سال آئے۔ یوسف، بطور مسیح کی تمثیل، جب تیس برس کا تھا، تو اس کے بعد 2520 دن کے دو ادوار آئے۔ جب مسیح تیس برس کے تھے، تو اس کے بعد 1260 کے دو ادوار آئے، جو ملا کر 2520 بنتے ہیں؛ جو آگے چل کر دو سلطنتوں پر سات وقت سے مربوط ہوتے ہیں۔

جب داؤد بادشاہ بنا تو اس کی عمر تیس برس تھی، اور جیسا کہ 2 سموئیل 5:4 میں مذکور ہے، اس نے چالیس برس حکومت کی۔ داؤد مسیح کی تمثیل ہے، اور جب مسیح تیس برس کے تھے تو انہیں بیتسمہ دیا گیا اور پھر چالیس دن کے لیے بیابان میں لے جایا گیا، اور پھر اپنی قیامت کے بعد، جس کی تمثیل اس کے بیتسمہ سے تھی، وہ چالیس دن تک ٹھہرے اور شاگردوں کو بنفس نفیس تعلیم دیتے رہے۔ صلیب پر، یروشلم کی تباہی کو رحم کے باعث چالیس برس کے لیے مؤخر کر دیا گیا، جو ان کی عہدی تاریخ کے آغاز میں بیابان میں چالیس برس تک ایک نسل کے مرتے رہنے کے عرصے کے متوازی تھا۔

حزقی ایل تیس برس کا تھا جب اسے نبی بننے کے لیے بلایا گیا (حزقی ایل 1:1)۔ میں ابھی حزقی ایل کے تیسویں سال کے بعد کی مدت پر گفتگو نہیں کروں گا، لیکن اس کی نبوی خدمت کتنی عرصہ رہی اس کے مسلمہ حقائق کا ایک مختصر اے آئی خلاصہ پیش کروں گا: "حزقی ایل کی پیشگوئیاں عہد عتیق میں سب سے زیادہ درست تاریخوں والی پیشگوئیوں میں شمار ہوتی ہیں، اور پوری کتاب میں 13 مخصوص تاریخیں دی گئی ہیں۔ یہ سب یہوواکین کی اسیری کے سال سے شمار کی جاتی ہیں (597 قبل مسیح کو سال اول مانتے ہوئے)، جو تقریباً 22 برس پر محیط ایک واضح زمانی خاکہ فراہم کرتی ہیں۔"

یسوع تیس برس کے تھے جب انہوں نے بیتسمہ لیا، اور پھر انہوں نے بہتوں کے ساتھ ایک ہفتے کے لیے عہد کی توثیق کی۔

نبوتی اعتبار سے ضد مسیح، مسیح کے نمونے کے تابع ہے، اور جس طرح مسیح نے اپنی آسمانی سردار کاہن کی خدمت سنبھالنے کے لیے تیس برس تیاری میں گزارے، اسی طرح ضد مسیح کے لیے تیس برس کی تیاری کی نبوتی مدت متعین کی گئی تھی، جو 508 میں "روزانہ" کے ہٹائے جانے سے شروع ہو کر 538 تک رہی۔ جب پاپائیت کو ایک جعلی سردار کاہن کے طور پر اختیار ملا، بالکل جیسے مسیح اپنے

ہپتسمہ کے وقت قدرت سے ممسوح کیے گئے، تو پاپائی تاریکی کے 1260 سال مسیح کے ہپتسمہ سے صلیب تک خالص نور کے 1260 دنوں کے متوازی ٹھہرے، جو 1798 میں پاپائیت کے مہلک زخم کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

تیس سالہ مدت سے شروع ہونے والے ایسے سابقہ دو حصوں پر مشتمل ادوار میں سے کوئی بھی ابرام کے تین مرحلوں پر مشتمل عہد کے عمل کے پہلے قدم سے پہلے کا نہیں ہے۔ لہذا سب سے پہلے ابرام ہی کا ذکر ہے، اگرچہ ایسا اسی وقت ممکن ہوا جب اسے پولس کی دوسری گواہی سے تصدیق ملی۔ جب پولس نے یہ باتیں لکھیں تو 400 سال کی پیشین گوئی 430 سال کی پیشین گوئی بن گئی، جس میں ابتدائی 30 سال بعد کی مدت سے الگ رکھے گئے ہیں۔

میں مسیح کے کردار پر، جسے الفا اور اومیگا کے طور پر پیش کیا گیا ہے، بنیاد رکھتے ہوئے یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کے میثاقی عمل میں—جو ابرام اور پولس کی تیس برس، جن کے بعد چار سو برس، والی دوہری پیش گوئی کے لیے اومیگا ہیں—اس کی ہم نظیر لازماً میثاقی تاریخ کے اومیگا میں موجود ہو، اور وہ ہے ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کی تاریخ۔ تیس برس کی ایک مدت، جس کے بعد ایک دوسری منفرد مدت آئے، ایسے انداز میں پوری ہونی چاہیے کہ وقت مقرر نہ کیا جائے، مگر ابرام کی بنیادی چار سو تیس سالہ پیش گوئی پوری ہو جائے۔ بہتر ہوگا کہ آپ پچھلا بیان دوبارہ پڑھیں، پھر یہاں واپس آ کر آگے بڑھیں۔

یسوع، یوسف، داؤد اور حزقی ایل سب نے اس کام کی تیاری کے لیے تیس سال گزارے جو آخری ایام میں خدا کے لوگوں کا نمونہ ہونا تھا۔ حزقی ایل نبی ہے، یوسف مسیح بطور کاہن کی نمائندگی کرتا ہے، اور داؤد بادشاہ ہے۔ چار علامتیں ہیں، مگر ان میں سے ایک — جو آسمانی سردار کاہن کی نمائندگی کرتی ہے — کے دو نمائندے ہیں: ایک انسانی اور ایک الہی۔ وہ چاروں گواہ ابرام کے تیس برسوں اور ان کے بعد آنے والے نبوتی عرصے سے متفق ہیں۔

ضد مسیح تیس سال تک تیاری میں رہا، پھر اسے 1260 سال کے لیے اختیار دیا گیا، یہاں تک کہ 1798 میں اسے پہلی موت ملی۔ وہ دوسری موت کی علامت ہے، کیونکہ جب مہلت ختم ہو جاتی ہے تو وہ دوبارہ مر جاتی ہے۔ دوسری موت ابدی موت ہے۔ ہم ایک جی اٹھ نجات دہندہ کی خدمت کرتے ہیں، کیونکہ مسیح ہمیشہ کے لیے نہیں مرے؛ وہ دوسری موت نہیں مرے۔ جب پاپائیت کا مہلک زخم بھر جاتا ہے، تو مکاشفہ تیرہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ پھر 42 ماہ تک حکومت کرے گی، جو وقت کے عنصر کے بغیر ایک نبوی مدت کی نمائندگی کرتا ہے۔

جب وہ اتوار کے قانون کے وقت جی اٹھ گی، اس کے کام کی مخالفت کرنے والی فوج وہی لوگ ہوں گے جو مکاشفہ باب گیارہ کے ساڑھے تین دنوں کے اختتام پر جی اٹھائے گئے تھے۔ دو جی اٹھی ہوئی قوتیں—دونوں ہی پرچم کی حیثیت رکھتی ہیں، ایک ساتویں دن کے سبت کا اور ایک سورج کا—ساری دنیا کے لیے فیصلہ کن معیار بن جاتی ہیں، جب انسانیت زندگی یا موت کے لیے اپنا آخری انتخاب کرتی ہے۔

اتوار کے قانون کے نفاذ پر، ضد مسیح، جو درندہ بھی ہے، اژدہا، خود درندہ، اور جھوٹے نبی کے سہ گانہ اتحاد کی نمائندگی کرے گا۔ یہ تینوں طاقتیں خدا کی کلیسیا کے خلاف متحد ہو جائیں گی، جو تمام پہاڑوں سے بڑھ کر بلند کی جانے والی ہے۔ خدا کی ظفرمند کلیسیا تیس برس کی تیاری کے مرحلے میں ہے—یعنی تیس لفظی برس نہیں، بلکہ ایک مقررہ نبوتی مدت جس کے ساتھ تیس کا عدد وابستہ ہے—اور 1844 کے حکم کے بعد بھی بطور نبوت نافذ العمل ہے، جس نے یہ ظاہر کیا کہ نبوتی وقت کا اطلاق اب مزید معتبر نہیں رہا۔ یہ سمجھنا آسان ہے کہ یہ تیس برس نبی، کاہن اور بادشاہ کی تیاری کی مدت کی نمائندگی کرتے ہیں، جو بطور ظفرمند کلیسیا بادشاہی جلال کی نمائندگی کریں گے۔ حزقی ایل، مسیح، یوسف اور داؤد—یہ چار گواہ—اسی مدت میں خدا کی بادشاہی کے اختیار کی

نمائندگی کرتے ہیں، جب پاپائیت اور سہ گانہ اتحاد دنیا کو ہر مجدون کی طرف لے جا رہے ہیں۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اتوار کے قانون کے وقت کلیسیا ظافر کو سر بلند کیا جاتا ہے، اور عہد قدیم اور عہد جدید کی گواہی کے مطابق اہل عہد، جو ایک لاکھ چوالیس ہزار ہیں، کاہنوں کی سلطنت بننے والے ہیں۔

تم بھی، زندہ پتھروں کی مانند، ایک روحانی گھر کے طور پر تعمیر کیے جا رہے ہو، ایک مقدس کہانت کے طور پر، تاکہ تم روحانی قربانیاں پیش کرو جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا کے حضور مقبول ہوں۔ ۱ پطرس ۲:۵

کاہنوں کو ہیکل میں خدمت شروع کرنے کے وقت تیس برس کا ہونا ضروری تھا، اس لیے اتوار کے قانون سے پہلے ایک ایسا زمانہ ہے جس میں کہانت کو پہلوٹھی کی ہلانے کی قربانی کے طور پر خدمت کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ کاہن، جو ایک لاکھ چوالیس ہزار ہیں، عہد کے رسول کے ذریعے انجام دیے گئے تطہیری عمل میں لاویوں کے طور پر پیش کیے گئے ہیں۔ ایک نبوی مدت اتوار کے قانون تک لے جاتی ہے، جس میں ایک تطہیری عمل بارش آخر کے زمانے کے لیے مقدس خدمت کو تیار کرتا ہے۔ یہ تیاری اتوار کے قانون پر مکمل ہوتی ہے، اس لیے تیس کی مدت کاہنوں کی تیاری کی نمائندگی کرتی ہے اور یوں کاہن کی مطلوبہ عمر سے مطابقت رکھتی ہے۔ مسیح نے بطور سردار کاہن اپنی خدمت تیس برس کی عمر میں شروع کی، اور چونکہ یوسف مسیح کی نمائندگی کرتا ہے، اس نے بھی تیس برس کی عمر میں اپنی خدمت شروع کی۔ نقلی مسیح تیس برس تک تیاری میں رہا، چنانچہ ہمارے پاس تین گواہ ہیں کہ تیس سالہ مدت کہانت کی تیاری کی نمائندگی کرتی ہے۔

"جو بڑی آزمائش قریب ہے وہ اُن کو چھانٹ دے گی جنہیں خدا نے مقرر نہیں کیا، اور وہ آخری بارش کے لیے پاک، سچی اور مقدس خدمت تیار رکھے گا۔" منتخب پیغامات، کتاب 3، 385۔

سسٹر وانٹ براہ راست یہ تعلیم دیتی ہیں کہ جب بھی کلیسیا پاکیزہ ہو، روح نبوت فعال ہوتی ہے۔ جب عظیم معاملہ جنگلی گھاس کو الگ کر دے، تو آپ کے پاس ایک مقدس خدمت ہوگی جو یسوع اور یوسف کاہن — جو الوہی بھی ہے اور انسانی بھی — یسوع اور حزقی ایل نبی، یسوع اور داؤد بادشاہ پر مشتمل ہوگی۔ جو لوگ علامتی تیس سالہ مدت کے دوران تیار کیے جاتے ہیں، وہ ایک لاکھ چوالیس ہزار میں شامل ہونے والے ہیں اور نبیوں، کاہنوں اور بادشاہوں کے طور پر پیش کیے جاتے ہیں۔ یہ تینوں انسان مسیح کے نبی، کاہن اور بادشاہ ہونے کے کام کی بائبل علامتیں ہیں؛ اس لیے عدد تیس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ ان تینوں زمروں میں، جن کی تشکیل ان بائبل علامتوں سے ہوتی ہے جو تیس برس تک تیار کیے گئے، جب انہیں مسیح کے ساتھ ملایا جاتا ہے تو وہ الوہیت اور انسانیت کے امتزاج کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یوں، جو کاہن علامتی تیس سالہ مدت کے دوران تیار کیے جاتے ہیں، وہ الوہیت اور انسانیت کے امتزاج کے علم کے طور پر نمایاں کیے جاتے ہیں۔

حتمی پاپائی قتل عام کے 42 مہینے اُس وقت وقوع پذیر ہوتے ہیں جب مسیح اپنے شاگردوں کی صورت میں 42 مہینے تک انسانوں کے درمیان چلتا پھرتا ہے۔ غلامی اور ظلم کے 42 مہینے جو نجات پر ختم ہوتے ہیں، جیسا کہ ابرام کی دوہری نبوت کے 430 سال اس کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ابرام کے چار سو سال بحر قلزم سے نجات پر ختم ہوتے ہیں، جو پوپ کے علامتی 42 مہینوں کے آخر میں مہلت آزمائش کے اختتام کی ایک کلاسیکی بائبل مثال ہے۔

بیالیس مہینے ریاستہائے متحدہ امریکہ میں اتوار کے قانون سے لے کر انسانی مہلت کے ختم ہونے تک کی آزمائشی مدت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ تاہم ان 42 مہینوں میں، تیس سالہ تیاری کی مدت کے بعد، مسیح بقیہ کے وسیلے عہد کی تصدیق کر رہا ہے۔ دجال کا جعلی کاہن اپنے آخری انجام کو پہنچتا ہے، ٹھیک وہاں جہاں مسیح اپنے سلسلے میں جان دی تھی؛ اور یہی وہ جگہ ہے جہاں مصر کا بادشاہ فرعون اپنے

سلسلے میں ہلاک ہوا تھا۔ کوہ کرمل پر بعل کے انبیا قتل کیے گئے، اور یوں اتوار کے قانون کے وقت جھوٹے نبی کی موت کی نشان دہی ہوتی ہے۔ اتوار کے قانون کے موقع پر یہ موجود ہوتے ہیں: ایک جھوٹا نبی جو پھر قتل کر دیا جاتا ہے؛ اژدہا، جس کی نمائندگی فرعون کرتا ہے؛ اور درندہ، جس کی نمائندگی پاپائیت کرتی ہے۔ یہ سب اتوار کے قانون پر خدا کے کاہنوں، بادشاہوں اور نبیوں کے ساتھ تصادم میں نمایاں ہوتے ہیں۔ کلیسیا اتوار کے قانون سے عین پہلے پاک کی جاتی ہے اور نبوت کا عطیہ بحال کیا جاتا ہے۔ ٹھیک وہیں جہاں جھوٹا نبی ہلاک ہوتا ہے۔ اس کے بعد سے جنگ سچے یا جھوٹے نبوی پیغام پر ہوتی ہے۔

علامتی تیس سالہ عرصہ اس مدت کی نمائندگی کرتا ہے جو اتوار کے قانون سے پہلے آتی ہے۔ یہ عرصہ کاہنوں کے لیے تیاری کا زمانہ ہے، کیونکہ مسیح ہر بات میں ان کے لیے نمونہ ہے، اور یہ وہی ہیں جو برہ کی پیروی کرتے ہیں۔ ابرام کی نبوت کے ابتدائی تیس برسوں میں عہد قائم کیا گیا، لہذا یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کاہنوں کی تیاری کی مدت جو بھی نمائندگی کرتی ہو، وہ وہی زمانہ ہے جس میں خداوند ایک لاکھ چوالیس ہزار کے ساتھ اپنا عہد تازہ کرتا ہے، جیسا کہ ابرام کی الفا تاریخ میں مثالی طور پر دکھایا گیا ہے۔ وہ عرصہ ان کاہنوں کے لیے تیاری کا وقت ہے جو اتوار کے قانون پر، تیس برس کی عمر میں، خدمت شروع کرتے ہیں، جب وہ روح القدس کے ساتھ مسح کیے جاتے ہیں، جیسے مسیح اپنے بپتسمہ کے وقت کیے گئے تھے۔ ابرام کی الفا تاریخ سے ایک اور سچائی یہ اخذ ہوتی ہے کہ جو بھی وہ مدت ہے جو اتوار کے قانون تک لے جاتی ہے، وہ نہایت اہم ہونی چاہیے، کیونکہ اومیگا ہمیشہ الفا سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ اتوار کا قانون وہ اومیگا ہے جس کی نمائندگی 22 اکتوبر 1844، صلیب، مصر میں فسخ وغیرہ سے ہوتی ہے۔

اتوار کا قانون اس مدت کے اختتام کی نمائندگی کرتا ہے جس کی نمائندگی تیس سالہ مدت کرتی ہے۔ اس کا پیش خیمہ تقریباً ہر بڑی نجاتی کہانی میں دکھائی دیتا ہے، اور یہ ابرام سے شروع ہونے والی منتخب قوم کی میثاقی تاریخ کا انجام بھی ہے۔ اس مدت کے خاتمے سے متعلق اس نوع کی نبوتی شہادت کے وزن، اور خود اس مدت کے سنجیدہ مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے، نقطہ آغاز کیا ہوگا؟

ایک پیش گوئی کا ایسا دور ہے جس کی نمائندگی تیس سال کی مدت کرتی ہے، جو کثرتِ شواہد کی بنا پر اتوار کے قانون پر ختم ہوتا ہے۔ اس مرحلے پر اس کے بعد ایک ایسا دور آتا ہے جس کی نمائندگی مختلف عددی قدروں سے کی گئی ہے، اور ان میں سے ہر ایک مدت اتوار کے قانون کے بعد آنے والی پیش گوئی کی تاریخ کے ایک سلسلے کی شہادت پیش کرتی ہے۔ ان مدتوں میں سے کچھ کلیسیا کی تاریخ کے داخلی سلسلے کی نمائندگی کرتی ہیں، اور کچھ دنیا کے اس خارجی سلسلے کی جو ہرمجدوں کی طرف بڑھ رہی ہے۔

شاید اس مرحلے پر خود کو یہ یاد دلانا مناسب ہوگا کہ ہم آخری ایام میں زمانی نبوتوں کے ایسے کسی بھی اطلاق کو مسترد کرتے ہیں جو کسی قابلِ شناخت تاریخ کی تعیین کرے، جب تک کہ بلاؤں کے اختتام پر دن اور گھڑی کا اعلان نہ ہو جائے۔ میں اپنے اس مؤقف کی وضاحت کے لیے کہ اب نبوتی وقت کا اطلاق نہیں کیا جاتا، کتاب دانی ایل باب بارہ کو استعمال کروں گا۔ باب بارہ میں تین آیات ہیں جو نبوتی وقت کی نشاندہی کرتی ہیں۔

اور میں نے اُس آدمی کو سنا جو کتان کے لباس میں ملبوس تھا، جو دریا کے پانی پر تھا، جب اُس نے اپنا دایاں اور بائیں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا اور اُس کی قسم کھائی جو ابدالآباد تک زندہ ہے کہ یہ ایک زمانہ، دو زمانے اور آدھا زمانہ ہوگا؛ اور جب وہ مقدس لوگوں کی قوت کو منتشر کر چکے گا تو یہ سب باتیں تمام ہو جائیں گی۔ دانی ایل ۱۲:۷

اور جب سے روزانہ قربانی موقوف کی جائے گی اور ویرانی کرنے والی مکروہ چیز قائم کی جائے گی، ایک ہزار دو سو نوے دن ہوں گے۔ دانی ایل 12:11

مبارک ہے وہ جو منتظر رہے اور ایک ہزار تین سو پینتیس دن کو پہنچے۔ دانیال 12:12۔

میلراثٹس کے پاس ان تینوں آیات میں سے ہر ایک کی درست سمجھ بوجھ تھی۔ یہ تین پیشین گوئیاں ان سچائیوں کا حصہ ہیں جو بنیادوں کی نمائندہ ہیں۔ تاہم ان آیات کی میلراثٹس کی تفہیم ایک دن کو ایک سال کے برابر ماننے کے اصول کو لاگو کرنے پر مبنی تھی۔ چونکہ "مزید وقت نہ رہے گا"، اس لیے ان آیات کی ایک اور تطبیق ہونی چاہیے، کیونکہ تمام پیشین گوئیاں پچھلی بارش کے زمانے کے بارے میں بول رہی ہیں۔ ان آیات کی ایسی پچھلی بارش کی تفہیم ہونا لازم ہے جو پیغام بنانے کے لیے وقت کو استعمال نہ کرے، اور ان آیات کے بارے میں میلراثٹس کی تفہیم سے اختلاف بھی نہ رکھتی ہو۔ تین آیات میں درمیانی آیت (آیت گیارہ) کے بارے میں میلراثٹس کا درست نظریہ یہ ہے کہ وہ دوپری مدت کی نمائندگی کرتی ہے: جو تیس سال کی مدت سے شروع ہوتی ہے اور اس کے بعد 1260 سال آتے ہیں۔ آیت گیارہ اُس تیس سالہ مدت کی نشاندہی کرتی ہے جو اتوار کے قانون سے پہلے ہے، جس کی نمائندگی ویرانی کے مکروہ کے قائم کیے جانے سے کی گئی ہے۔

دانی ایل باب بارہ خدا کے کلام کا وہ باب ہے جو خدا کی قوم کے تزکیے کے عمل کو بیان کرتا ہے، وہ عمل جو آخری دنوں میں، وقت انجام پر اس وقت وقوع پذیر ہوتا ہے جب کتاب دانی ایل کی ایک پیشگوئی کی مہر کھلتی ہے۔ آیت گیارہ میں ہمیں ایک پیشگوئی ملتی ہے جسے بائبل نے درست طور پر تیس سالہ مدت کے طور پر سمجھا جو 1260 سالہ مدت کی طرف لے جاتی ہے۔ باب بارہ میں، آیات سات، گیارہ اور بارہ کی تینوں پیشگوئیاں وقت انجام تک مہر بند ہیں۔ وقت انجام پر ان تینوں پیشگوئیوں کی مہر لازماً کھلے گی، کیونکہ خدا کا کلام کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ اسی باب میں، بائبل میں انسانی مہلت کے اختتام کی سب سے واضح نمائندگی پیش کی گئی ہے، لہذا باب بارہ، ایڈونٹسٹ تحریک کے آغاز کے مقالے میں اس کے انجام کی زیادہ یقینی اور زیادہ مخصوص طور پر نشان دہی کرتا ہے۔

دانی ایل کی کتاب کے باب بارہ کی تین نبوتیں اسی کتاب مقدس کے اُس متن میں مہر کر دی گئی تھیں، جہاں مہر لگانے اور مہر کھولنے کی بنیادی نبوی تعریف پائی جاتی ہے۔ وہ تینوں نبوتیں ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ میں مہر سے کھولی جاتی ہیں، کیونکہ الفا اور اومیگا ہمیشہ کسی چیز کے انجام کو اس کے آغاز کے ساتھ نمایاں کرتا ہے۔ باب بارہ کی تین نبوی مدتوں میں جو کچھ مہر سے کھولا جاتا ہے، وہ خدا کے نبوی کلام کی آخری مہر کشائی کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ مہر کشائی مکاشفہ کے باب اول میں پیش کی گئی ہے، جب یسوع مسیح کا مکاشفہ مہر سے کھولا جاتا ہے، اختتام مہلت سے عین پہلے۔ دانی ایل باب بارہ کی آیت گیارہ ابرام اور پولس کی اُس دوپری نبوت کی پہلی نمائندگی کی ہم نظیر ہے جو تیس سالہ مدت سے شروع ہوئی تھی۔

دانی ایل کے باب بارہ کی تین پیشگوئیاں علامتی ادوار ہیں جن کی مہر آخر زمانے کے آخری وقت میں کھولی جاتی ہے، اور اس مہر کے کھلنے سے خدا کی قوم کی آخری تطہیر ہوتی ہے۔ ان تین میں سے پہلی پیشگوئی خود مسیح نے دی ہے، اور جب وہ یہ پیشگوئی بیان کرتے ہیں تو وہ کتان کا لباس پہنے ہوئے پانی پر کھڑے ہیں، ایک نبوی مدت کے خاتمے کی نشاندہی کرتے ہوئے جسے 1260 سال کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے، اور اس مدت کے خاتمے کو خدا کی قوم کی قوت کی پراگندگی کے خاتمے کے طور پر متعین کرتے ہیں۔ آخری دنوں میں خدا کی قوم ایک لاکھ چوالیس ہزار ہے، اور وہ پراگندہ ہو چکے ہیں۔

صرف یہی نہیں کہ مسیح پانی پر کھڑے ہو کر ایک سوال کا جواب دے رہے ہیں، بلکہ سوال ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے: "کب تک؟"۔ "کب تک؟" ایک نبوی علامت ہے جو یسوع سے بھی پوچھی جاتی ہے، جب دانی ایل اُٹھ کی تیرھویں آیت میں یہ سوال کیا جاتا ہے: "کب تک؟"

اور ایک نے کتان کے لباس میں ملبوس اُس آدمی سے، جو دریا کے پانیوں کے اوپر تھا، کہا: ان عجائبات کے خاتمے تک کتنا وقت ہوگا؟

اور میں نے اُس آدمی کو سنا جو کتان پہنے ہوئے تھا، جو دریا کے پانیوں پر تھا، جب اُس نے اپنا دایاں ہاتھ اور بائیں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا اور اُس کی قسم کھائی جو ابد تک زندہ ہے کہ یہ ایک زمانہ، دو زمانے، اور آدھا زمانہ ہوگا؛ اور جب وہ مقدس قوم کی طاقت کو پراگندہ کرنے کا کام تمام کر چکے گا تو یہ سب باتیں ختم ہو جائیں گی۔ دانی ایل 12:6، 7.

دریائے حدیقہ کے رویا میں یسوع سے، جو کتان کے لباس میں مرد کی صورت میں دکھائے گئے ہیں، یہ سوال کیا گیا: "ان عجائبات کے خاتمے تک کتنی مدت ہوگی؟" اور دریائے اولائی کے رویا میں یسوع سے، جو پلمونی (وہ مخصوص مقدس) کی حیثیت سے دکھائے گئے ہیں، پوچھا گیا: "روزانہ قربانی اور ویرانی کی معصیت کے بارے میں، کہ مقدس مقام اور لشکر دونوں کو پامال کیا جائے، یہ رویا کب تک رہے گی؟"

سیسٹر واٹس بیان کرتی ہیں کہ شینعار کے بڑے دریاؤں کے کنارے دانی ایل کو دیے گئے رویا اب تکمیل کے مراحل میں ہیں، اور دریا سے متعلق دونوں رویاؤں کے سلسلے میں یسوع سے وہ نبوی "سوال" کیا جاتا ہے جو ہمیشہ "اتوار کے قانون" کو "جواب" کے طور پر سامنے لاتا ہے۔ تاہم دونوں جوابات نبوی وقت کے تناظر میں پیش کیے گئے ہیں، جو 1844 میں ختم ہوا۔ پیش روؤں نے باب آٹھ اور اولائی دریا کی رویا کے سوال کے جواب کی درست شناخت کی، اور وہ سمجھتے تھے کہ 1798 وہ وقت تھا جب خدا کے لوگوں کی قوت کی پراگندگی ختم ہوئی۔ لیکن 1844 کے بعد، جب خدا کے نبوی کلام کے "وقت کے اطلاق" کا دور ختم ہوا، تو "کب تک؟" کا نبوی سوال پیش روؤں کی فہم کو یوں دہراتا ہے کہ "دو ہزار تین سو دن تک؛ پھر مقدس جلد آنے والے اتوار کے قانون کے موقع پر پاک کیا جائے گا" اور دانی ایل کی آخری رویا کے "سب" "عجائب" پورے ہو جائیں گے، جب مقدس لوگوں کی ساڑھے تین علامتی دن کی پراگندگی ختم ہو گی۔

کتاب دانی ایل کے آخری تین ابواب کی حدیقہ دریا والی رؤیا اور باب سات تا نو کی اولائی دریا والی رؤیا کو سسٹر واٹس نے "سنعر کے عظیم دریا" قرار دیا ہے۔ تمام تاریخی اور بائبلئی علما کے نزدیک سنعر کے ساتھ صرف دو دریا وابستہ ہیں، اور دونوں ہی عظیم ہیں۔ وہ دو دریا دجلہ (حدیقہ) اور فرات ہیں۔ اولائی دریا سنعر کا فرات نہیں ہے؛ وہ فارس میں ایک چھوٹا انسان ساختہ نہر نما دریا ہے، سنعر میں نہیں۔ ایڈونٹزم کی بنیاد اور مرکزی ستون پر مشتمل رؤیا میں مذکور اولائی دریا سنعر میں واقع نہیں؛ تاہم نیبہ اولائی کو فرات، یعنی سنعر کے بڑے دریاؤں میں سے ایک، قرار دیتی ہیں۔

حدیقہ کی رویا اڑدہا، درندہ اور جھوٹے نبی کی وہ بیرونی تاریخ پیش کرتی ہے جو دنیا کو آرمائیڈڈ کی طرف لے جاتی ہے، اور اولائی کی رویا مسیح کے اس کام کی نمائندگی کرتی ہے جس میں وہ اپنی الوہیت کو انسان کی بشریت کے ساتھ یکجا کرتا ہے۔ نبوی الہام دریائے اولائی کو دریائے فرات کے ساتھ بطور دوسرے گواہ استعمال کرتا ہے تاکہ اس کام کی نشاندہی کی جائے جو مسیح اپنی الوہیت کو بشریت کے ساتھ ملاتے ہوئے انجام دیتا ہے۔

فرات اور دجلہ دونوں کی ابتدا عدن میں ہوئی اور وہ عہد کی تاریخ کی پوری طوالت میں بہتے چلے آتے ہیں۔ جب 22 اکتوبر 1844 کو وہ ایڈونٹزم کے مرکزی ستون میں آملتی ہیں، تو فرات انسان ساختہ اولائی نہر کے ساتھ ملایا جاتا ہے تاکہ الوہیت اور بشریت کے امتزاج کی نمائندگی ہو، جو ان میں ایمان کے اعمال کے ذریعے پورا ہوتا ہے جنہیں ایک لاکھ چوالیس ہزار کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اولائی خدا کے نبوتی کلام کے اختیار پر ایک آزمائش کی نمائندگی کرتا ہے، کیونکہ یہ ایلن واٹس کے اُس اختیار کو جس کے مطابق وہ فارس کے اولائی دریا کو شینعار کے عظیم دریاؤں میں سے ایک قرار دیتی ہیں—دنیا کے ماہرین کے ساتھ تضاد میں رکھتا ہے۔

دریائے اولائی کی علامت انسان کے کلام یا خدا کے کلام پر ایک آزمائش کی نمائندگی کرتی ہے۔ کیا انسان درست ہیں، یا سسٹر واٹس کے پیش کیے گئے الفاظ درست ہیں؟ کیا دریائے اولائی فارس میں ایک ہی

دریا کی نمائندگی کرتا ہے، یا یہ ایک نبوی دریا کی نمائندگی کرتا ہے جو عدن کے پانیوں اور انسانوں کے پانیوں کے امتزاج پر مشتمل ہے؟

اس مخمصے کے بہت سے ممکنہ حل ہو سکتے ہیں جو میں نے اٹھایا ہے، لیکن میں چند خیالات پیش کروں گا تاکہ آپ میری بات سمجھ سکیں۔ کیا دنیاوی مورخین اور ماہرین الہیات درست ہیں اور سسٹر وائٹ غلط ہیں؟ اس بات پر کسی کو اختلاف نہیں کہ "سنعر کے عظیم دریا" دجلہ اور فرات ہیں۔ تو جب سسٹر وائٹ فارس کے دریا اولای کو سنعر کے ایک عظیم دریا کے طور پر شناخت کرتی ہیں تو کیا وہ جھوٹی نبی ہیں؟ یا وہ ایک سچی نبی ہیں جن سے غلطی ہو گئی؟ ایک سچا نبی کتنی غلطیاں کر سکتا ہے اس سے پہلے کہ وہ حد پار کر کے جھوٹا نبی بن جائے؟ یا مورخین غلط ہیں؟ یا وہ حقیقتاً درست ہیں؟ یا مورخین اور سسٹر وائٹ دونوں درست ہیں؟ میں نے یہ مخمصہ اس مقصد سے اٹھایا ہے کہ اس مخمصے کی توضیح کو ایک اضافی نکتے کے طور پر استعمال کروں اُس کتان پوش مرد کے بارے میں جو دریا پر کھڑا ہے، جس سے "کب تک؟" پوچھا جاتا ہے، دریائے حدیقل اور دریائے اولای دونوں کے رویا میں۔

دانی ایل کے آٹھویں باب میں دانی ایل فارس کے شہر شوشن میں ہے، اور شوشن نہر اولائی کے کنارے واقع ہے۔ زرعی صنعت کے باعث نہر اولائی میں قدرتی دریا کے ساتھ ساتھ انسانوں کے بنائے ہوئے آبی نہروں کا ایک سلسلہ بھی شامل تھا۔ جب اولائی مزید تقریباً ایک سو پچاس میل بہہ کر نیچے آتی ہے تو وہ دجلہ اور فرات کے سنگم سے مل جاتی ہے۔ دجلہ اور فرات جو عدن میں شروع ہوئے تھے بالآخر آپس میں ملتے ہیں، اور جب وہ ملتے ہیں تو فارس سے آنے والی نہر اولائی بھی اسی مقام پر آ ملتی ہے۔ جب نہر اولائی دجلہ و فرات کے سنگم پر دجلہ کے دلدلی نظام سے ملتی ہے، تو وہ اس پانی کا حصہ بن جاتی ہے جو شنعار کے عظیم دریاؤں کو تشکیل دیتا ہے۔ مورخین درست ہیں، اور سسٹر وائٹ بھی درست ہیں۔

جب سسٹر وائٹ باب آٹھ میں اُلائی کے رُویا کی نشاندہی کرتی ہیں، تو وہ ایک ایسے دریا کی طرف اشارہ کرتی ہیں جو اپنے مصنوعی نہری نظام کے لیے معروف ہے جو دریائے دجلہ و فرات کو باہم ملاتا ہے، جو دو ادوار، ہر ایک 2520 برس پر مشتمل، کی نمائندگی کرتے ہیں، اور جو 1798 اور 1844 میں اختتام پذیر ہوئے۔

دجلہ کا ایک قدیم نام حدیقل ہے، اور فرات کے ضمن میں دونوں دریاؤں کو نبوی طور پر صراحتاً آشور اور بابل کے ساتھ وابستہ ٹھہرایا گیا ہے، جنہیں دو شیروں کے طور پر بھی شناخت کیا گیا تھا جو خدا کی بھیڑوں کو تادیب کرنے والے تھے۔ وہ دو ویران کرنے والی قوتیں بت پرست روم اور پاپائی روم کی دو ویران کرنے والی قوتوں کا پیشگی نمونہ تھیں، جو ایک مرد اور ایک عورت، یا کلیسیا اور ریاست کی علامتیں ہیں۔ بت پرست روم وہ مرد تھا جو حکومت کاری کی نمائندگی کرتا تھا، اور پاپائی روم کلیسائی سیاست کی ناپاک عورت ہے۔ نبوی نسبت میں آشور مرد تھا اور بابل عورت، یوں دجلہ مرد اور فرات عورت قرار پاتے ہیں۔

دریائے دجلہ ریاستی سیاست کا دریا ہے جو 1798 تک جا پہنچا، اور دریائے فرات کلیسائی سیاست کا دریا ہے جو 1844 تک جا پہنچا۔ فرات کو 1844 تک پہنچنا ہی تھا، کیونکہ 1844 کا پیغام بابل کے بارے میں تھا (یعنی فرات)، جو 1844 میں دوبارہ گر پڑا۔ جب فرات نے 1844 میں ایک آبشار پیدا کی، تو دریائے اولای، جو انسانی اعمال کی علامت کے طور پر بھی سنگم میں شامل ہو چکا تھا، دوسرے دریا کے پانی کے ساتھ مل گیا۔ ریاستی سیاست کا دریا 1798 میں بند باندھ کر روک دیا گیا، جب پاپائی اقتدار سے شہری اختیار چھین لیا گیا۔ اسی سال ریاست ہائے متحدہ بائبل کی پیشین گوئی کے مطابق زمین کے درندے اور چھٹی مملکت کے طور پر حکمرانی شروع کر دیتی ہے۔ دریائے دجلہ 1798 میں بند باندھ کر روک دیا جاتا ہے، بالکل وہیں جہاں بالآخر ریاست ساری دنیا کو مجبور کرے گی کہ اس بند کو توڑ دے، جو اس وقت پاپائی ظلم و ستم کے اُن سیلابوں کو روکے ہوئے ہے جو عن قریب ایک زبردست

طوفان کی طرح دنیا پر چھا جانے والے ہیں۔ وہ دیوار، یا بند، کلیسا اور ریاست کی جدائی کی دیوارے۔ 1844 میں، فرات اور اولائی دونوں نے 1844 کے پیغام کو بابل کے زوال کے طور پر، اور ساتھ ہی اُس کام کے طور پر قرار دیا جو مسیح نے 1844 میں شروع کیا، جب وہ عہد کا فرشتہ ہو کر اُس قوم میں سے—جو اُس کے مقدس میں داخل ہونے والی تھی—بابل کے پانیوں اور انسانی اعمال کو پاک کر کے نکالا؛ ایسی قوم جیسے قدس الاقداس میں داخل ہونے سے پہلے پاک کیا جانا تھا۔ اُن لوگوں کی آخری تطہیر اس بارش کے ساتھ پوری ہوئی جو آدھی رات کی پکار کے پیغام کے ساتھ برسی، اور آدھی رات کی پکار کے اُس پیغام کے بارانی قطرے دجلہ کے پانیوں سے مقطر تھے، جب میلرائیٹس نے پاپائی روم اور 1798 کی نشان دہی کی، اور جب انہوں نے بابل کے زوال کی پہچان کی اور پیغام کے وسیلے سے—یا یوں کہیے، اولائی، دجلہ اور فرات کے دریاؤں کے مقطر پانیوں سے آنے والی بارش کے ذریعے—دروازہ بند ہونے سے پہلے پاک کیے گئے، جب انہوں نے دانیال 8:14 کا پیغام پیش کیا اور ضد نمونہ یوم کفارہ کے افتتاح سے پہلے آدھی رات کی پکار کے پیغام کی تکمیل کی۔

جب مسیح دانیال کے بارہویں باب کی آیت سات میں حدّ اقل کے پانیوں پر کھڑا ہے، تو وہ دجلہ کے پانیوں پر کھڑا ہے—اس رویا میں مملکت داری کے پانیوں پر جو انسانی مملکت داری کی آخری حرکتوں کا خاکہ پیش کرتی ہے جو زمانہ مہلت کے خاتمے تک لے جاتی ہیں۔ وہ وہاں پچھلی آیت کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کھڑا ہے، بالکل جیسے نہر اولائی کی رویا میں کتان پہنے ہوئے مرد—جو وہاں پلمونی، یعنی عجیب شمار کرنے والا، ہے—پچھلی آیت کے ایک سوال کا جواب دیتا ہے۔ دونوں صورتوں میں گفتگو آسمانی گفتگو ہے جو فرشتوں اور مسیح کے درمیان ہے، اور دونوں صورتوں میں سوال یہ ہے: "کب تک؟"

جواب یہ ہے: "دو ہزار تین سو دن تک"، اور باب آٹھ اور باب بارہ میں اسے "ایک زمانہ، زمانے اور آدھا زمانہ" کہا گیا ہے۔ اس جواب کو دو ہزار تین سو برس اور ایک ہزار دو سو ساٹھ برس کے طور پر سمجھا گیا ہے، لیکن 1844 میں خدا نے نبوی پیغام کے اندر وقت کے اطلاق پر ممانعت عائد کر دی، کیونکہ وقت اب باقی نہیں رہا۔ کتان پہنے ہوئے شخص پلمونی کا اپنی آخری نسل کے لیے جواب کیا ہے؟ "کب تک؟" کے سوال کو کئی شہادتوں کے وسیلے سے یہ دکھایا گیا ہے کہ اس کا جواب اتوار کا قانون ہے؛ تو کیا اتوار کے قانون پر مقدس پاک کیا جاتا ہے، اور کیا "یہ سب عجائب" اتوار کے قانون پر تمام ہو جاتے ہیں؟ وہ "عجائب" کیا ہیں جو اتوار کے قانون پر تمام ہوتے ہیں، اور وہ "عجائب" کب شروع ہوئے؟

پھر میں، دانی ایل، نے دیکھا، اور دیکھو، وہاں دو اور کھڑے تھے: ایک دریا کے کنارے کی اس طرف، اور دوسرا دریا کے کنارے کی اس طرف۔ اور ایک نے اُس مرد سے کہا جو کتان کا لباس پہنے تھا، جو دریا کے پانیوں کے اوپر تھا، ان عجائبات کے انجام تک کتنا وقت ہوگا؟

اور میں نے کتان کا لباس پہنے ہوئے اُس آدمی کو سنا جو دریا کے پانیوں پر تھا، جب اُس نے اپنا داہنا ہاتھ اور بائیں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا اور اُس کی قسم کھائی جو ابد تک زندہ ہے کہ یہ ایک وقت، دو وقت، اور آدھا وقت تک ہوگا؛ اور جب وہ مقدس قوم کی قوت کو پراگندہ کر چکے گا تو یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی۔ دانی ایل 5:12-7۔

'کب تک؟' کے علامتی سوال سے اتوار کے قانون کی نشاندہی ہوتی ہے، اور فرشتے نے یہ نہیں پوچھا کہ اتوار کا قانون کب ہے، بلکہ یہ کہ 'عجائبات' کا انجام کب ہے۔ 'عجائبات' کا اختتام اتوار کے قانون پر ہوتا ہے، تو وہ کون سے عجائبات ہیں جو اتوار کے قانون تک لے جاتے ہیں؟ یا زیادہ صراحت سے، وہ 'عجائبات' کیا ہیں جو حدیقل کے ذریعے دی گئی رویا میں پیش کیے گئے ہیں، اور جن کا بیان باب دس سے بارہ تک آتا ہے؟ اگر ہم یہ متعین کر سکیں کہ 'عجائبات' کیا ہیں، تو شاید ہم یہ بھی جان سکیں کہ 'عجائبات' کب شروع ہوتے ہیں۔ دانیال کے باب دس میں جبرائیل خاص طور پر واضح کرتا ہے کہ رویا کے دوران دانیال کے ساتھ اپنی گفتگو میں اس کا مقصد کیا تھا۔

اب میں آیا ہوں تاکہ تجھے سمجھاؤں کہ آخری ایام میں تیری قوم پر کیا کچھ پیش آئے گا؛ کیونکہ یہ رؤیا ابھی بہت سے دنوں کے لیے۔ دانی ایل 10:14۔

جبرائیل اس لیے آیا کہ خدا کی قوم کو سمجھا دے کہ آخری دنوں میں ان پر کیا بیتے گا۔ یہ ماننا کہ دانی ایل کے باب بارہ کی نبوتیں ملرائٹس نے درست طور پر سمجھی تھیں، مگر اسی اعتراف کو استعمال کرتے ہوئے اس باب کی اطلاقیات کو آخری دنوں پر منطبق کرنے سے انکار کرنا—جبرائیل کے بیان کردہ مقصد کو ناکام بنانا ہے۔ جب جبرائیل باب گیارہ کی پہلی آیت سے نبوتی بیان شروع کرتا ہے اور باب بارہ کی تیسری آیت تک لے جاتا ہے تو پیش کی گئی تاریخ اس امر کی بیرونی نبوتی تفصیلات ہوتی ہیں کہ کس طرح اژدہا، حیوان اور جھوٹا نبی دنیا کو ہر مجدد تک لے جاتے ہیں۔ باب کے اندر ایسی عبارتیں بھی ہیں جو خدا کی قوم پر ہونے والے ستانے کو بیان کرتی ہیں، مگر باب گیارہ کی تاریخ بنیادی طور پر ایک بیرونی انکشاف ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ باب دس اور باب بارہ دانی ایل کی آخری رؤیا کے اندر ایک الفا اور ایک اومیگا کی نمائندگی کرتے ہیں، کیونکہ باب گیارہ کے برعکس دونوں ایک داخلی پیغام بیان کرتے ہیں جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کی شناخت کرتا ہے۔ درمیانی باب بنی نوع انسان کی بغاوت ہے جسے شمال کے بادشاہ، یعنی روم کے پوپ، کے ذریعہ ظاہر کیا گیا ہے، اور الفا باب دس اومیگا باب بارہ کے ساتھ مل کر آخری دنوں میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کے داخلی تجربے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ تینوں ابواب مہلت کے اختتام تک لے جاتے ہیں؛ الفا باب خدا کے خوف سے شروع ہوتا ہے جو عبادت گزاروں کی دو جماعتوں کو جدا کرتا ہے، اور باب کے آخر تک دانی ایل کو طاقت کا دوہرا اضافہ دیا جاتا ہے، یوں پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات کی شناخت ہوتی ہے۔ باب بارہ اومیگا باب ہے اور یہ تیسرے فرشتے کے عدالت کے پیغام کی نشاندہی کرتا ہے۔

باب گیارہ انسانیت کی بغاوت کی تفصیل بیان کرتا ہے جو یروشلم کی تباہی سے لے کر مہلت آزمائش کے اختتام تک پھیلی ہوئی ہے، اور سسٹر وائٹ کے مطابق یہ دنیا کے خاتمے پر مہلت آزمائش کے اختتام کی ایک تمثیل ہے۔ دانی ایل کا گیارہواں باب یروشلم کی تباہی سے شروع ہوتا ہے، کیونکہ دانی ایل ان میں سے تھا جنہیں یروشلم کی تین بار ہونے والی تباہی کے دوران بابل لے جایا گیا تھا، جو 70 عیسوی میں اسی شہر کی تباہی کی پیش مثال تھی، اور پھر آخری ایام میں بھی، جیسا کہ دنیا کی صورت میں نمایاں کیا گیا ہے۔

یروشلم کی دو حقیقی تباہیاں، جو سال کے ایک ہی دن، ایک دوسرے سے چھ سو پینسٹھ برس کے فاصلے کے ساتھ، وقوع پذیر ہوئیں۔ وہ دونوں تباہیاں اُس شہر کی تھیں جہاں تابوتِ عہد موجود ہونا چاہیے تھا۔ شیلو میں بھی وہی نبوی خصوصیات پائی جاتی تھیں اور وہ اُس شہر کی پہلی تباہی کی نمائندگی کرتا ہے جہاں خدا کی حضوری موجود تھی، یا موجود ہونی چاہیے تھی۔ جب بہن وائٹ یروشلم کی تباہی کو آخری دنوں کی تباہی کی علامت کے طور پر استعمال کرتی ہیں، تو وہ مسیح کے یروشلم کی تباہی سے متعلق وعظ پر تبصرہ کر رہی ہوتی ہیں۔

شیلو، اور نبوکدنصر اور ٹائٹس کے دور میں یروشلم کی تباہی، خدا کے شہر کی تباہی سے ظاہر ہونے والے آخری دنوں کے تین گواہ ہیں۔ شیلو پہلے فرشتے کا پیغام ہے جو خدا سے ڈرنا سکھاتا ہے—جو ایل نے نہیں کیا—اور اُسے جلال دینا—جو ایل نے نہیں کیا—کیونکہ اُس کی عدالت کی گھڑی آ پہنچی ہے۔ دوسرے فرشتے کے پیغام میں ہمیں ایک دہرا پن ملتا ہے، جس کی نمائندگی نبوکدنصر اور ٹائٹس کرتے ہیں۔ آخری دنوں میں یروشلم کی تیسری تباہی مہلت کے اختتام پر ہے، جو عدالت کے اختتام کے برابر ہے۔

گیارہواں باب تین فرشتوں کے پیغامات کی خارجی تاریخ ہے۔ یہ باب دس کے علیحدگی کے رؤیا اور دانیال کے رؤیا کے بائیسویں دن وقوع پذیر ہونے والے تین تقویت بخش لمس کے درمیان واقع ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بارہواں باب بھی اس داخلی تاریخ سے متعلق ہوگا کہ آخری ایام میں خدا کے لوگوں پر کیا پیش آتا ہے۔ اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ باب بارہ کا نور، باب دس کے نور کے مقابلے میں بائیس گنا زیادہ

درخشاں ہے۔

اولائی کی رویا میں مسیح سے یہ سوال بھی کیا گیا: "کب تک؟" آیت تیرہ میں اٹھائے گئے اس سوال تک پہنچانے والی پہلی بارہ آیات بائبل کی نبوت کی قوتوں کے بارے میں اہم تفصیل کی نمائندگی کرنے والی بیرونی نبوتی تاریخ کی نشاندہی کر رہی تھیں۔ یہ بارہ آیات محض باب سات میں پیش کی گئی تاریخ کا اعادہ اور اس کی مزید توضیح تھیں۔ ان آیات میں بیان کی گئی نبوتی تاریخ کو باب گیارہ میں، مادیوں اور فارسیوں کے زمانے سے شروع کرتے ہوئے، دوبارہ دہرایا اور مزید وسیع کیا گیا ہے۔ باب آٹھ کا آخری نصف اور پورا باب نو نبی دانی ایل کے ذریعے خدا کے آخری زمانے کے لوگوں کی نمائندگی ہے۔ اولائی دریا کی رویا کے تین ابواب میں پائی جانے والی نبوتی تاریخ، اور ان ابواب میں جبرائیل کے ساتھ دانی ایل کی ملاقات و مکالمے کے ذریعے خدا کی قوم کی نمائندگی، مل کر ابواب دس تا بارہ کا الفا سے اومیگا ہیں۔

چونکہ حدیقل اومیگا ہے اور اولای الفا ہے، اس لیے جب آخر کا وقت آ پہنچتا ہے تو وہ قوت جس کی نمائندگی باب بارہ میں مہر کھلنے والی روشنی کرتی ہے، اُس رویا سے بائیس گنا زیادہ روشن ہوتی ہے جو ایڈونٹسٹ ازم کا مرکزی ستون اور بنیاد ہے۔ چنانچہ، دانی ایل کی آخری رویا کی روشنی کو براہ راست اُس روشنی کے طور پر شناخت کیا جاتا ہے جو اخیر ایام میں خدا کی قوم سے وابستہ ہے۔ جب فرشتہ کتان پہنے ہوئے مرد سے پوچھتا ہے، "کننی مدت؟" ان عجائبات کے انجام تک، تو عجائبات وہ ہیں جو ہمیشہ اور ابدالآباد تک ستاروں کی مانند چمکتے ہیں، جیسا کہ ابرام کے عہد کی تاریخ میں اُس حکم کی بازگشت سنائی دیتی ہے کہ ابرام ستاروں کی طرف دیکھے۔ دانی ایل باب بارہ کے عجائبات انسانوں کی وہ تبدیلی ہے جس کے نتیجے میں وہ ایک سو چوالیس ہزار کے علم بن جاتے ہیں۔

پہلے ایک موقع پر ہم نے یہ نشاندہی کی تھی کہ دانیال باب بارہ کی آیت گیارہ ایک نبوتی عرصے کی نشاندہی کرتی ہے جو دو مدتوں پر مشتمل ہے، جن میں سے پہلی تیس برس کی ہے۔ آیت گیارہ پر مناسب زور دینے کے لیے میں آیت سات کی طرف رجوع کیا، تاکہ ان عجائبات میں مسیح کی براہ راست شمولیت دکھاؤں جو وہ آخری دنوں میں اپنے لوگوں کے درمیان انجام دیتا ہے۔

آیت گیارہ پر واپس آتے ہوئے میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ باب بارہ کو جبرائیل نے صاف طور پر "آخری ایام" کہا ہے۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کے ایام میں، یعنی وہ ایام جن میں ان پر مہر لگائی جاتی ہے اور وہ خدا کے ساتھ عہد میں داخل ہوتے ہیں؛ کتاب دانی ایل کے مطابق ایک ایسا پیغام ہوگا جس کی مہر کھول دی جائے گی اور جو پھیل کر ایک بلند پکار بن جائے گا۔ اس پیغام کی نمائندگی باب بارہ میں تین جداگانہ نبوی ادوار کے ذریعے کی گئی ہے، جنہیں ملراثٹس پہلے ہی متعین کر چکے ہیں، اور بعد ازاں روح نبوت نے ان کی توثیق کی۔ وہ تینوں ادوار وقت کی نمائندگی نہیں کرتے، کیونکہ وہی فرشتہ جو باب بارہ میں دونوں ہاتھ آسمان کی جانب اٹھاتا ہے، مکاشفہ باب دس میں ایک ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے اور قسم کھاتا ہے کہ وقت پھر نہ رہے گا۔ 1844 میں اس اعلان کا مطلب یہ ہے کہ دانی ایل باب بارہ کے تین نبوی ادوار علامتی ادوار ہیں، جن کا مقصد وقت کی نمائندگی کرنا نہیں ہے۔

چنانچہ جب دانی ایل باب بارہ میں وسطی علامتی نبوی مدت ایک دو حصوں پر مشتمل عرصہ ہو جو اسی باب میں، جہاں میکائیل اٹھ کھڑا ہوتا ہے، تیس برس سے شروع ہوتا ہے، تو تم جانتے ہو کہ تیس برس سے شروع ہونے والی وہ دو حصوں پر مشتمل مدت ابرام کی الفا نبوت کی کامل تکمیل ہے۔ وقت کی اس نبوت کا اومیگا، جو ایک برگزیدہ قوم کے حوالے سے عہد کی تاریخ کا آغاز کرتی ہے، اسی باب میں اپنی کامل تکمیل کو پہنچتا ہے، جو دانی ایل کی گواہی کا نقطہ عروج ہے کہ آخری ایام میں خدا کے لوگوں پر کیا کچھ وارد ہوگا۔

آخر زمانہ میں دانی ایل کی کتاب کی مہر کھولی جاتی ہے اور جو نور پیدا ہوتا ہے وہ خدا کے لوگوں پر مہر لگا دیتا ہے۔ آخر زمانہ میں دانی ایل کی کتاب کی مہر کھولی جاتی ہے اور پیدا ہونے والے نور کی

نمائندگی دانی ایل کے آخری باب میں درج تین نبوی مدتیں کرتی ہیں۔ وہ باب ان تین ابواب کا اومیگا ہے جو مل کر حدیقل کی رویا بنتے ہیں، اور حدیقل کی رویا ان تین ابواب کا اومیگا ہے جو دانی ایل کی دریائی رویاؤں کے الفا کی نمائندگی کرتے ہیں۔ وہ دریا جو عدن سے شروع ہوئے تھے آخر کار دانی ایل پر آ کر ختم ہوئے، اور پھر خدا کے نبوی کلام نے انہیں پہلے اور دوسرے فرشتے کی میلرائٹ تحریک تک پہنچایا، جو تین فرشتوں کی دو تحریکوں میں سے الفا تحریک تھی۔ آیت گیارہ کے 1290 سال ابرام اور پولس کی 430 سال کی پیشگوئی کا اومیگا ہیں۔

جب ہم دانی ایل باب بارہ اور اس کے ابرام کی نبوت سے تعلق پر آگے بڑھیں تو یہ یاد رکھنا اچھا ہے کہ پولس کون تھا۔ پولس نہ صرف غیر قوموں کا رسول تھا بلکہ اتنی ہی اہم بات یہ ہے کہ اس نے اپنا پیغام خدا کے نبوی کلام کے وسیلے سے پیش کیا۔ اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ پولس ایک ادواری نبی تھا۔ ادواری نبی وہ ہوتا ہے جسے خدا اپنی قوم کو ایک دور سے دوسرے دور تک رہنمائی دینے کے لیے اٹھاتا ہے—جیسے موسیٰ: قربان گاہ کی عبادت سے مقدس کی عبادت تک؛ یوحنا بپتسمہ دینے والا؛ زمینی مقدس سے آسمانی مقدس کی طرف۔ پولس نے حرفی کو روحانی پر لاگو کرنے کے بارے میں معلومات اور اصول اس قدر زیادہ قلم بند کیے کہ باقی تمام کتاب مقدس کے مصنفین کی مجموعی تحریروں سے بھی کہیں زیادہ ہیں! اسے اس غرض سے اٹھایا گیا تھا کہ وہ خدا کی عہد کی قوم کے تناظر میں حرفی سے روحانی کی طرف منتقلی کی تشریح کرے۔

پولس وہ رابطہ کڑی ہے جو ابراہیم کی برگزیدہ قوم کے عہدی وعدوں کو اُس مرحلے پر جوڑتی ہے جب وہ قوم ظاہری سے روحانی حیثیت میں منتقل ہوئی۔ اگر آپ عہد کی تاریخ میں پولس کے کردار کو ٹھیک سے نہیں سمجھتے، تو ہو سکتا ہے آپ یہ نہ دیکھ پائیں کہ یہ کتنی الہی طور پر موزوں بات ہے کہ خدا کی عہدی قوم کی پہلی زمانی پیشگوئی ایک دو حصوں پر مشتمل زمانی پیشگوئی ہے جو تیس برس کی مدت سے شروع ہوتی ہے۔ ایک پیشگوئی برگزیدہ قوم کے باپ نے قائم کی، اور جب وہ روحانی برگزیدہ قوم میں منتقل ہوئے تو ایک دُوری نبی اٹھایا گیا تاکہ اس انتقال کی نشاندہی کرے اور اس کی توضیح کرے، اور ساتھ ہی ابرام کی زمانی پیشگوئی کی توثیق کرے نئے عہد نامے کی دوسری گواہی کے ذریعے جو پرانے عہد نامے کی پہلی گواہی کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔ ابتدا میں ابرام اور اختتام پر پولس آخری ایام کے 1290 کی اہمیت کی تمثیل کرتے ہیں۔

ہم اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

زکریا کی یوشع اور فرشتہ سے متعلق رؤیا کفارے کے عظیم دن کے اختتامی مناظر میں خدا کے لوگوں کے تجربے پر غیر معمولی زور کے ساتھ منطبق ہوتی ہے۔ اس وقت بقیہ کلیسیا کو بڑی آزمائش اور مصیبت میں ڈالا جائے گا۔ جو لوگ خدا کے احکام اور یسوع کے ایمان کی پابندی کرتے ہیں وہ اژدہا اور اس کے لشکروں کے قہر کو محسوس کریں گے۔ شیطان دنیا والوں کو اپنی رعایا میں شمار کرتا ہے؛ وہ بہت سے اپنے آپ کو مسیحی کہنے والوں پر بھی قابو پا چکا ہے۔ مگر یہاں ایک چھوٹا سا گروہ ہے جو اس کی بالادستی کی مزاحمت کر رہا ہے۔ اگر وہ انہیں زمین سے مٹا سکے تو اس کی فتح مکمل ہو جائے گی۔ جس طرح اس نے غیر قوموں کو اسرائیل کو ہلاک کرنے پر اکسایا، اسی طرح قریب مستقبل میں وہ زمین کی شریب طاقتوں کو خدا کے لوگوں کو نیست و نابود کرنے کے لیے بھڑکائے گا۔ لوگوں سے مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ الہی شریعت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے انسانی فرمانوں کی اطاعت کریں۔

جو لوگ خدا کے سچے ہیں، انہیں دھمکایا جائے گا، اُن کی مذمت کی جائے گی، اور انہیں ممنوع قرار دیا جائے گا۔ اُنہیں 'ماں باپ، بھائیوں، رشتہ داروں اور دوستوں' کی طرف سے بھی، حتیٰ کہ موت تک، دغا دیا جائے گا۔ لوقا 21:16۔ اُن کی واحد امید خدا کی رحمت میں ہے؛ اُن کا واحد دفاع دعا ہوگا۔ جس طرح یہوشع نے فرشتے کے سامنے فریاد کی، اسی طرح باقی ماندہ کلیسیا، شکستہ دلی اور غیر متزلزل ایمان کے ساتھ، اپنے وکیل یسوع کے وسیلے سے معافی اور رہائی کے لیے التجا کرے گی۔

وہ اپنی زندگیوں کی گناہگاری سے پوری طرح باخبر ہیں، وہ اپنی کمزوری اور نا لائقی کو دیکھتے ہیں؛ اور وہ مایوس ہونے کے قریب ہیں۔

آزمانے والا اُن پر الزام لگانے کے لیے پاس کھڑا ہے، جیسے وہ یوشع کی مزاحمت کرنے کے لیے پاس کھڑا تھا۔ وہ اُن کے گندے کپڑوں اور اُن کے عیب دار کرداروں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وہ اُن کی کمزوری اور حماقت، اُن کی ناشکری کے گناہ، اور مسیح کے مانند نہ ہونا پیش کرتا ہے؛ اور یہی اُن کے فدیہ دہندہ کی بے عزتی کا باعث بنا ہے۔ وہ انہیں اس خیال سے خوفزدہ کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ اُن کا معاملہ ناامید ہے، کہ اُن کی ناپاکی کا داغ کبھی دھویا نہیں جائے گا۔ اس کی امید یہ ہے کہ وہ اُن کے ایمان کو اس طرح تباہ کر دے کہ وہ اس کی آزمائشوں کے آگے جھک جائیں اور خدا کے ساتھ اپنی وفاداری سے پھر جائیں۔

شیطان کو اُن گناہوں کا صحیح علم ہے جن کے ارتکاب پر اس نے خدا کے لوگوں کو اکسایا ہے، اور وہ اُن کے خلاف اپنی الزام تراشیاں زور دے کر پیش کرتا ہے، یہ کہتے ہوئے کہ اپنے گناہوں سے انہوں نے الہی حفاظت کا حق کھو دیا ہے، اور یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ اسے انہیں ہلاک کرنے کا حق حاصل ہے۔ وہ انہیں اپنے ہی مانند خدا کے فضل سے خارج کیے جانے کے اتنے ہی مستحق قرار دیتا ہے جتنا وہ خود ہے۔ 'کیا یہی' وہ کہتا ہے، 'وہ لوگ ہیں جو آسمان میں میری جگہ اور اُن فرشتوں کی جگہ لیں گے جو میرے ساتھ متحد ہوئے تھے؟ وہ خدا کی شریعت کی اطاعت کا دعویٰ کرتے ہیں؛ مگر کیا انہوں نے اس کے احکام کی پابندی کی ہے؟ کیا وہ خدا سے زیادہ خود سے محبت کرنے والے نہیں رہے؟ کیا انہوں نے اپنے مفادات کو اس کی خدمت پر ترجیح نہیں دی؟ کیا انہوں نے دنیا کی چیزوں سے محبت نہیں کی؟ اُن گناہوں کو دیکھو جنہوں نے ان کی زندگیوں پر داغ لگا دیے ہیں۔ دیکھو ان کی خود غرضی، ان کی بدخواہی، ان کی باہمی نفرت۔ کیا خدا مجھے اور میرے فرشتوں کو اپنی حضوری سے دور کرے گا، اور پھر بھی انہیں انعام دے گا جو انہی گناہوں کے مرتکب رہے؟ اے خداوند، انصاف کے مطابق تو یہ نہیں کر سکتا۔ انصاف مطالبہ کرتا ہے کہ ان کے خلاف فیصلہ سنایا جائے۔'

لیکن اگرچہ مسیح کے پیروکاروں نے گناہ کیا ہے، انہوں نے اپنے آپ کو شیطانی قوتوں کے قبضے میں نہیں دیا۔ انہوں نے اپنے گناہوں پر توبہ کی ہے اور فروتنی اور ندامت کے ساتھ خداوند کو تلاش کیا ہے، اور الہی شفیع ان کی طرف سے شفاعت کرتا ہے۔ وہ جو ان کی ناشکری سے سب سے زیادہ مجروح ہوا ہے، جو ان کے گناہ کو بھی جانتا ہے اور ان کی توبہ کو بھی، یوں اعلان کرتا ہے: 'خداوند تجھے ملامت کرے، اے شیطان۔ میں نے ان جانوں کے لیے اپنی جان دے دی۔ یہ میرے ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر نقش ہیں۔ ان کے کردار میں خامیاں ہو سکتی ہیں؛ وہ اپنی کوششوں میں ناکام بھی رہے ہوں؛ لیکن انہوں نے توبہ کی ہے، اور میں نے انہیں معاف کر کے قبول کر لیا ہے۔'

شیطان کے حملے سخت ہیں، اس کے فریب نہایت باریک ہیں؛ لیکن خداوند کی نگاہ اپنے لوگوں پر ہے۔ ان کی مصیبت بڑی ہے، بھٹی کی لپٹیں یوں لگتی ہیں کہ ابھی انہیں کھا جائیں گی؛ لیکن یسوع انہیں آگ میں آزمائے ہوئے سونے کی مانند نکال لائے گا۔ ان کا دنیاوی پن دور کر دیا جائے گا، تاکہ ان کے وسیلے سے مسیح کی شبیہ کامل طور پر ظاہر ہو۔

بعض اوقات ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خداوند نے اپنی کلیسیا کو درپیش خطرات اور اُس کے دشمنوں کے ہاتھوں سے پہنچنے والے نقصان کو بھلا دیا ہے۔ لیکن خدا نے انہیں بھلایا۔ اس دنیا میں خدا کے دل کے نزدیک اُس کی کلیسیا سے زیادہ عزیز کوئی چیز نہیں۔ یہ اُس کی مرضی نہیں کہ دنیاوی مصلحت اُس کے ریکارڈ کو داغدار کرے۔ وہ اپنے لوگوں کو شیطان کی آزمائشوں سے مغلوب ہونے کے لیے نہیں چھوڑتا۔ جو اُس کی غلط نمائندگی کرتے ہیں انہیں وہ سزا دے گا، لیکن جو خلوص دل سے توبہ کرتے ہیں اُن پر وہ مہربان ہوگا۔ جو اُس سے مسیحی کردار کی نشوونما کے لیے قوت مانگتے ہیں، انہیں وہ ہر ضروری مدد عطا کرے گا۔

آخری زمانے میں خدا کی قوم زمین پر کی جانے والی مکروہات پر آپس بھرے گی اور روئے گی۔ آنسوؤں کے ساتھ وہ بدکاروں کو اس خطرے سے خبردار کریں گے کہ وہ شریعتِ الہی کو پامال کر رہے ہیں، اور ناقابلِ بیان غم کے ساتھ وہ توبہ کرتے ہوئے خداوند کے حضور فروتنی اختیار کریں گے۔ بدکار ان کے غم کا مذاق اڑائیں گے اور ان کی سنجیدہ اپیلوں کا تمسخر کریں گے۔ لیکن خدا کی قوم کا کرب اور انکساری اس بات کا ناقابلِ انکار ثبوت ہے کہ وہ وہی قوت اور شرافتِ کردار دوبارہ حاصل کر رہے ہیں جو گناہ کے نتیجے میں کھو گئی تھی۔ یہ اس لیے ہے کہ وہ مسیح کے قریب تر آ رہے ہیں، اور اس لیے کہ ان کی نگاہیں اس کی کامل پاکیزگی پر جمی ہوئی ہیں، اسی سبب وہ گناہ کی انتہائی گناہگاری کو اتنی واضح طور پر پہچانتے ہیں۔ نرمی اور فروتنی کامیابی اور فتح کی شرائط ہیں۔ صلیب کے قدموں میں جھکنے والوں کے لیے جلال کا تاج منتظر ہے۔

خدا کے وفادار، دعاگو لوگ گویا اس کے ساتھ ہی محصور ہیں۔ انہیں خود خبر نہیں کہ کس قدر مضبوطی سے ان کی حفاظت کی جا رہی ہے۔ شیطان کے اکسائے ہوئے، اس دنیا کے حکمران انہیں ہلاک کرنے کے درپے ہیں؛ لیکن اگر خدا کے فرزندوں کی آنکھیں ویسے ہی کھول دی جائیں جیسے دوتھن میں الیشع کے خادم کی آنکھیں کھولی گئی تھیں، تو وہ دیکھیں گے کہ خدا کے فرشتے ان کے گرد خیمہ زن ہیں اور تاریکی کے لشکروں کو قابو میں رکھے ہوئے ہیں۔

جب خدا کے لوگ اُس کے حضور اپنی جانوں کو دکھ دیتے ہوئے دل کی پاکیزگی کی التجا کرتے ہیں تو حکم دیا جاتا ہے، 'گندے کپڑے اتار دو، اور حوصلہ افزا کلمات سنائے جاتے ہیں، 'دیکھ، میں نے تیری بدکاری تجھ سے دور کر دی ہے، اور میں تجھے خوشنما لباس پہناؤں گا۔' زکریاہ 3:4۔ مسیح کی راستبازی کا بے داغ جامہ خدا کے آزمائے گئے، آزمائشوں میں پڑے ہوئے، وفادار فرزندوں پر پہنایا جاتا ہے۔ حقیر سمجھے جانے والے بقیہ لوگ جلالی پوشاک میں ملبوس کیے جاتے ہیں، اور پھر کبھی دنیا کی آلودگیوں سے ناپاک نہیں ہوں گے۔ ان کے نام برہ کی کتابِ حیات میں برقرار رکھے جاتے ہیں، اور ہر زمانے کے وفاداروں میں درج کیے جاتے ہیں۔ انہوں نے فریب دینے والے کی چالوں کا مقابلہ کیا ہے؛ اژدھ کی دھاڑنے انہیں ان کی وفاداری سے برگشتہ نہیں کیا۔ اب وہ آزمانے والے کی چالبازیوں سے ابدی طور پر محفوظ ہیں۔ ان کے گناہ گناہ کے موجد پر منتقل کر دیے جاتے ہیں۔ ایک 'صاف عمامہ' ان کے سروں پر رکھا جاتا ہے۔

جبکہ شیطان اپنی تہمتوں پر اصرار کرتا رہا ہے، مقدس فرشتے، جو نظر نہیں آتے، ادھر ادھر آتے جاتے رہے ہیں اور وفاداروں پر زندہ خدا کی مہر لگا رہے ہیں۔ یہ وہی ہیں جو برہ کے ساتھ کوہِ صیون پر کھڑے ہیں، اور ان کی پیشانیوں پر باپ کا نام لکھا ہوا ہے۔ وہ تخت کے سامنے نیا گیت گاتے ہیں، وہ گیت جیسے ایک لاکھ چوالیس ہزار کے سوا، جو زمین میں سے مول لیے گئے تھے، کوئی سیکھ نہیں سکتا۔ 'یہ وہ ہیں جو جہاں کہیں برہ جاتا ہے اُس کے پیچھے چلتے ہیں۔ یہ آدمیوں میں سے مول لیے گئے تاکہ خدا اور برہ کے لیے پہلی پیداوار ٹھہریں۔ اور ان کے منہ میں کوئی فریب نہ پایا گیا، کیونکہ وہ خدا کے تخت کے سامنے عیب ہیں۔' مکاشفہ 14:4، 5۔

اب فرشتے کے الفاظ کی کامل تکمیل ہو گئی ہے: "اب سن، اے سردارِ کاہنِ یسوع! تو اور تیرے وہ ساتھی جو تیرے سامنے بیٹھتے ہیں؛ کیونکہ وہ عبرت کے لوگ ہیں؛ کیونکہ دیکھ، میں اپنے بندہ 'شاخ' کو لانے پر ہوں۔" زکریاہ 3:8۔ مسیح اپنے لوگوں کے فادی اور چھڑانے والے کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ اب حقیقتاً بقیہ "عبرت کے لوگ" ہیں، کیونکہ ان کی مسافرت کے آنسو اور پستی خدا اور برہ کے حضور خوشی اور عزت کو جگہ دے دیتے ہیں۔ "اُس دن خداوند کی شاخ خوبصورت اور جلالی ہوگی، اور زمین کا پھل اسرائیل کے بچ نکلنے والوں کے لیے بہترین اور خوشنما ہوگا۔ اور ایسا ہوگا کہ جو صیون میں باقی رہ جائے اور جو یروشلم میں ٹھہرا رہے، وہ مقدس کہلائے گا، یعنی وہ ہر ایک جو یروشلم میں زندوں میں لکھا ہوا ہے۔" اشعیا 4:2، 3۔ انبیا اور بادشاہ 587-592۔